

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

بلاشبہ اگر خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجماع کا عمل ایک چیز پر متفق ہو جاتا ہے اور سنت کے خلاف نہ ہو تو بلاشبہ ان کا یہ عمل حجت ہے لیکن بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ حدیث چاروں خلفاء میں سے کسی ایک کے قول کی حجیت ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان:

بَشَرِيٌّ وَشِقَاقُ الْخَلْفَاءِ الرَّاشِدِينَ....."

یا تو منافق کو مجذوف ماننا پڑے گا کہ لفظ "اعد" منافق مجذوف ہے۔ یوں کہا جائے گا "وسید اعد الخلفاء الراشدين الخلفاء الراشدين" سے پہلے لفظ مجموع کو منافق ماننا پڑے گا۔ پہلا معنی اگر لیں تو اس کا مطلب ہوگا کہ خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجماع میں سے ایک اگر منفر د ہو جائے تو اس کی بات حجت ہم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں جن الفاظ کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ یہ اقتباس گویا کہ قرآن کریم سے اخذ کردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ لُوَدِّيٰ وَأُولَٰئِكَ جُحُومٌ وَسَاءَ مَا تُصَيِّرُ ۗۗۗ... سورة النساء

بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی، اس کے بعد کہ اس کے لیے ہدایت واضح ہو چکی تھی اور مومنوں کے راستہ کے علاوہ کسی اور راستہ کی وہ پیروی کرتا ہے۔ ہم اسے پھیر دیتے ہیں کہ جس طرف بھی وہ پھرتا ہے اور ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے اور جہنم بہت بڑا جگہ ہے۔"

سبیل المؤمنین الفاظ پر کوئی شخص اعتراض کر سکتا ہے کہ مومنوں سے پہلے اعد کو مقدر مانو کسی ایک مومن کی مخالفت ہوگی! اس آیت میں دوسرا مطلب یہ بھی بن سکتا ہے کہ جو تمام مومنوں کے راستہ کی مخالفت کرے گا اور اصل مقصود بھی یہ ہے۔

لیے مقصد میں ہیں سے ام شافعی رحمہ اللہ علیہ اس طرف لگتے ہیں کہ اس آیت سے مسلمانوں کے اجماع کی حجیت کی دلیل ملتی ہے۔

ذما خدی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ البانیہ

علم استدلال نظریہ اور اصول فقہ کے مسائل صفحہ: 119

محدث فتویٰ